رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۵



توجّہ شرط

(۱) اودھ پنچ میں بھرتی کی خبریں نہیں ہوتیں۔ مذہبی جھگڑے نہیں ہوتے۔ بے تکے مضامین نہیں ہوتے۔ اودھ پنچ بھانڈوں اور مسخروں کی طرح ہنسانے کی کوشش نہیں کرتا بلکہ ایک حکیم کی طرح قابلِ مضحکہ امور پر خود ہنستا ہے۔ دوسرے اس کی ہنسی کی تقلید بھی کرتے ہیں اور کریں گے۔ اودھ پنچ صرف اپنی بضاعت پر قانع اور منقولات سے بے نیاز ہے۔

(۲) قیمت کی زیادتی پر منہ بنایئے۔ مہنگی کی پر تیوریاں چڑھایئے اسلئے کہ گوہر و خزف میں فرق ہے بلکہ افادات کی جنت۔ ماہے کی ہماہمی بے مروت و رعایت کہنہ یعنی صحیح نتائج و واقعات اور بنیادی اصلاحات اخلاقی و سیاسی و ادبی پر نظر کیجیے۔ انشاءاللہ سال بھر کے پرچوں میں آپ کو سیکڑوں ایسے جواہر مل جائیں گے جن کا ثانی کسی دوسرے خزانے میں نہ ملے گا۔

منیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہر حال پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) شاگردانِ مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پرنسپل صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی چار روپیہ (للعہ) سالانہ قیمت لی جائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اس وجہ سے کہ ڈاک کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ مانگنے والوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے ملک کی خدمت کر رہا ہے نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اس کی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو دے اس میں آپ کے مذاق کے مضامین نہ ہوں۔ اور دوسرے پرچے میں آپ کے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہذا بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بنیں اگر اس پرچے کے مضامین آپ کے مفید مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو بہ ہفتہ کے اندر مزید تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ ما بخیر شما بسلامت۔ بہرصورت ایسے مشہور یکتا و یگانہ پرچہ کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان سنت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انہیں لازم ہے کہ چھ سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کرالیں۔ دام درم نہیں تو قدمی کوشش سے فائدہ اٹھائیں مذہب یا اداری یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلاف حمیت ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاکیے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستے میں کہاں غائب ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب میں پانچ چار شکایت نامے منیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے در تک جانے پر منیجر خود نہیں پہنچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے۔ پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہذا عمداً تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اس کا جواب نہ ملا تو یاد دہانی اور زبردستی نہیں کی جاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا تجدید خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب ملنا چاہیے جس کی روانگی کی رسید ڈاکخانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے ان کے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی پالیسی کے مطابق ہوں گے وہ شائع ہونگے اور ان کی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی اور ذاتی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تضحیک ان میں نہ ہونا چاہئے۔

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انہیں خطوط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹ پر لکھا ہوا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۲ نمبر ۴

مضامین

۲۸ جنوری ۱۹۲۱ء

شکوۂ فقیرانہ

فن عروض اور خیال باؤ کی شکایت بہت مشہور ہے لیکن یہ کہ اللہ ہو سوال شوقی ہو تو مسافر ہو کے چلیے اپنا ملازم ہو۔ ملازم ہوا تو وقت انکا سفر میں ہوا۔ کتنی ہی کی جگہ چھوڑ کر لیا۔ نکلے کو بیچھے پڑے ہیں اور کی پوشی کو لی پیٹ بھرنے بیٹھے گئے جب سفر وصول ہونے کا وقت آیا تو پیٹ بھرا تو معدہ کی موجی، مروت سے دور ہے کہ خود کھاؤ اور نظر بھر کا رہے ہیں آپ جانیے خانہ سے خراب ہے مگر کچھ دریغ کا افسوس جان کا عذاب بنا دیجئے تو غیر مقال مطلع دیتے ہیں ہی عمل کرتے تو صاحبان مروت میں ورنہ دنیا کی خوانش قدرے سخت ہو جاتی زمانے گئے:-

"اے ہمارے ایسا بھرنا تو یوں سن جیتن گئے ہے جو روپیہ ان تم بھی دل ہی دل میں چھپا چھپا رہا پھرا ان آدمی نہ رک اور ظلمتی ہیں کہنے لگے کہ یہ لاؤ ہم کا سن چیتن آن کرنے کا ہوا تو کھانا سو کے نکلے اور چھپا کون گنتی کا ان ہے"

ہمارے ماہر صاحب سلیم پور کو تقریب کتخدائی دختر مسافروں کے سفرہ طعام پر ہم نیاز لے گئے مگر سفرہ حصول ہونے کے وقت طعام کے بعد کلام کا تحمل ہو رہا کار ہوا تو کہنے لگے یہ جیب جاتی تم بہرحال جیب کے لیے خداوند نعمت! خدا گھر میں ہمیشہ شادی کا ہنگامہ رکھے مبارک ہو کہ

تم جانو تم کو غیر سے جو رسم و راہ ہو
ہم کو بھی پوچھتے رہو تو کیا گناہ ہو

پوچھا بھی تو ایسے وقت میں جو دل جیب سے زیادہ تنگ ہے۔ ایک سوال ہی سیدھا کیا ہو سکتا ہے حضرت سے ماحضر ہے اگر ہم نیاز باؤ کے شکر سیر نہیں ہوا پالیں نہ ذلیل کا سایہ پانے سے پیدا شدہ نہیں ہوا بھی تو کا کھانا کسی قدر ہضم ہو جاتے ہیں۔ اس حضرت کو خیال باؤ کیجیے اور اگر تنگ آ جائیے ہو تو ہرگز شکوہ نہ بنائیے۔ نیاز مند ہر فتح نیاز سے ہے ضرورتاً کے چکل بڑھایا ہے۔ حاشا آپ کچھ اور خیال نہ فرمائیے۔

ملاحظہ ہو

یہ کا نذر ع ملا ہے قصیدہ خوانی کا	سلیم پور کی محفل ہے کل بعد تحریر
کہا ہے سچ طرح ہمارا اصحاب میں	ہے میرے خیال جواب عید غدیر

کوئی شخص ابھی تک نہیں ہوا پیدا
قصیدہ ذہن کے قفل کی ہے جو کنجی تاثیر

ایسے صاحب سے عرض نہیں ہم نہ کہیں کہیں
نہ شکوہ سنج ہیں کہ کر دل رضا تعمیر

غریب خانہ تک آ کر بھی یاد عزت دی
کبھی ہوا ہے تغافل سے کی گئی تقصیر

ہم ہی آئینہ دل میں یکھیں گے صورۃ
اب اک شکل مجسم کی دو رنگی تصویر

چاہیے آپ کہ قسمت کی گردش ہی صورت
کہ آپ راجہ ہمارا ہے ہم غریب فقیر

ہمیں جو سیع و غفاری ہیں ہم نظر انداز
ہمیں نسب خاک کہیے ہیں حضور حقیر

نہ ہم سے نیوتے کی نہ سیتی مندرست کی
نہ ہم تعلقہ دار اور نہ صاحب جاگیر

نہ سچ نہ ڈپٹی کلکٹر نہ کوئی بیرسٹر
نہ ایڈوکیٹ نہ مختار ہم نہ کوئی مشیر

رفیقا ہیں ہیں نہ ہم قوم کے کوئی لیڈر
نہ ہیں امید گورنر کے ہم نہیں گے وزیر

نہ کونسلوں کی ڈپٹی نہ وہ خرد نہ ہم کوئی لیڈر
نہ ہم گویا وہ گلشن کے بلبل کی تدبیر

علامۃ العلماء ہیں نہ جنت الرکات
نہ مجتہد ہیں نہ ملا نہ ہم مرشد نہ پیر

نہ عارف بلکہ اوالۃ ہم رسول حرمین
نہ کوئی مال کا بل نہ صاحب اکسیر

بیاں اگر میں ہے جو مطلب ایک ہی خیال
نہ صدر ہیں کہ کبھی ہیں کی کبھی تقریر

ذکر کونسلوں کے امر ال سی کوئی شے آپ آئی
کہ جن پہ ختم ہے دنیا کی عزت و توقیر

نہ ہم ہیں خان بہادر کہ احترام ہو زر شق
نہ ہم ہیں اتری کی جو سندیں کھینچے شمشیر

ہم ایسے گوشہ نشینوں سے آپ کو مطلب
انھیں بلائیے حضرت جو جن کی ہو جاگیر

انھیں کو کیجیے وہ قصیدہ خوانی ہیں
جو لوگ صاحب دولت ہیں یا امیر کبیر

ہم اپنی گلی میں ہیں خوش ہیں جب آپ بلا
وہ صحبتیں کہ جہاں ہو وہ رضا ان کشمیر

بلائے نہیں جو کے ہیں ہو بھی وہ سلام
کہ بیٹھے بعد کی خورش کبھی ہمیشہ ان عمیر

حضور تو طوری ہیں یہ جانتے ہیں گے
نہ کھانے غریبوں سے کیا سکے جناب امیر

ظرافت تلخ نوا کا تصور کیجیے معاف
اگر خلاف طبیعت ہو شوخی تحریر

دارالادب لکھنؤ کی انجمن معین الادب کا دسواں سالانہ مشاعرہ

تاریخ ۹ فروری ۱۹۲۱ء وقت آغاز مشاعرہ ۹ بجے شب مقام۔ فضل محل سلطان منزل گنج لکھنؤ قبل مشاعرہ عزت مآب عالیجناب حکیم ابو العلا سید سید احمد صاحب ناقد لکھنوی اور ان کے بعد عالیجناب شمس العلماء مولانا سید حبیب حسن صاحب ظلہ العالی علم ادب کے متعلق تقریر فرمائیں گے۔ مشاعرہ میں لکھنؤ۔ دہلی۔ الہ آباد۔ شاہجہان پور۔ مراد آباد۔ کانپور۔ غرض کہ مختلف مقامات ہندوستان کے مشاہیر شعراء اپنا کلام بلاغت نظام ارشاد فرمائیں گے۔ صاحبان زبان وقدر شناسان ادب اردو سے استدعا ہے کہ اپنے قدوم اور شمول قدرفن شعر کی ترقی و لطافت سے لطف اندوز ہوں۔ اور شریک صحبت سامعین ہوکر انجمن کو شکر گزار فرمائیں۔

المکلف

سید محمد جعفر حسین عرف محمد صاحب تبار آنریری جائنٹ سکریٹری

شفقت نامہ دختر گرامی جناب حبیب اللہ خان والی کابل

میاں بچہ سقا۔ آج کل مسلمان ملک گیری یا ایک شہر تسخیر کر لینے یا مال چھینے کی نیت سے لڑتے ہیں اور سو شاعر خوشامدی ان کے سرداروں کو پہلے غازی کا لقب دیتے ہیں [illegible] تم غازی ہو۔ ان اشخاص غازی ہیں۔ میرے شہر میں لفظ غازی مرد گھوڑے کا اصطلاحی نام ہے گھوڑے افغانستان کے ٹٹوے ہر رکاب ہر لگام میں [illegible] ہوتے تھے انھیں [illegible] غازی مرد کہا کرتے تھے آخری نام بھی [illegible] کر لیا گیا۔ مگر ان معنی سے یہ تمھیں غازی [illegible] [illegible] کی طرح [illegible] خطاب دوں تو وہ بھی [illegible] تہذیب کا پتلون پھاڑ کے ننگا ناچنے لگیں۔

اصل یہ ہے کہ خونریزی ایک گناہ عظیم ہے [illegible] آدم کو سجدہ کرتے وقت آدمی کی نسل پر خونریزی ہونے کا الزام لگایا تھا۔ خداوندی مصلحت نے انھیں چند لفظوں میں سمجھا دیا کہ ان میں برے بھی ہونگے بھلے بھی ہونگے [illegible] سرزمین کی اصلاح کے لیے ایسے بھلے انسان انتخاب کرتے رہیں گے جن کی عقل خطا سے پاک ہو [illegible] جن کی راے کا سلسلہ باری تعالیٰ کے ارادے سے کبھی نہ ٹوٹے۔ مگر وہ خونریزی کے [illegible] اور بے عمل ہونے سے اچھی طرح واقف ہوگا۔

میاں بچہ سقا۔ دنیا میں کوئی کام نہ اچھا ہے نہ برا اچھائی برائی کی نسبت ہر فعل کے ساتھ اس وقت لگائی جاتی ہے جبکہ وہ کسی الہامی قاعدے کی پابندی پر مبنی ہو یا اس کے خلاف ہو ناحق خونریزی اور جہاد [illegible] اور غازی میں بھی یہی فرق ہے جہاد اور غزا کا عمل کوئی خاطی انسان [illegible] ہو سکتا ہے یہ کام اہل اللہ کا ہے [illegible] ان موسے خوشامدوں کے [illegible] جو [illegible] تلوار اٹھانے [illegible] کو غازی اور امیر المومنین کہہ دیتے ہیں [illegible] دشمنوں پر ظفریاب ہو جاتے [illegible] [illegible] انسان ان کا باپ ہو جاتا ہے [illegible]

برخلاف [illegible] مسلمانوں [illegible] کے لیے یہی [illegible] غازی [illegible] اصطلاحی کہیں ہو۔ [illegible] حبیب اللہ تم مسلمانوں کی تاریخ کی کتابیں اٹھا کر دیکھو تو بادشاہوں کی فہرست میں [illegible] کے نام کے ساتھ تم اپنی بڑے بڑے لقب لکھا پاؤ گے غازی امان اللہ افغانستان کے تخت پر [illegible] تھے تم نے [illegible] تک [illegible] بیچارے کو [illegible] اپنی نقلیں تہذیب کے [illegible] زانے لگے [illegible]

گر دم ز خراب ناب توبہ



رقص

تہذیب: [illegible]

ملا حقانی: [illegible]

آغا [illegible]: [illegible]

روس: [illegible]

در گشت نا صواب توبہ

من بند نقاب [illegible]

گر کن از من نقاب توبہ

ان کے [illegible] جو [illegible] آج کل کے [illegible] کی زبان پر [illegible] ہیں وہ یہ ہیں۔

(۱) [illegible] (۲) [illegible] کی لعنت [illegible] (۳) [illegible] [illegible]

کی [illegible] [illegible] (۱) [illegible] (۲) [illegible] (۳) [illegible] [illegible] حکمت سے [illegible] کو گرنے [illegible] (۴) [illegible] چھوٹے موٹے کی [illegible] بنانے کا ارادہ کیا جس میں اپنا [illegible] مگر اس بچہ سقا کی جیسی کہ عمل تھا وہ سارے [illegible] جاتی تھی۔ [illegible]

میاں بچہ سقا یہ کوئی [illegible] میں اصلاح [illegible] ہو [illegible] کر دیا ہے کہ [illegible] شہر میں [illegible] بے لگام [illegible] سوال [illegible] کے اندر [illegible] کے [illegible] سخن کے [illegible] اگر [illegible] کوئی [illegible] یا [illegible] کہتا ہے تو [illegible] کے رہ جاتا ہے [illegible] وہ دکان داری [illegible] [illegible] کا جال ہے۔ [illegible] کی [illegible] پیسے کی [illegible] اور [illegible] کی [illegible] سے [illegible]

میاں بچہ سقا میں نے انھیں [illegible] سے تمھارے متعلق چند باتیں معلوم کی ہیں وہ [illegible] ہو کے ان کی [illegible] سے نکل گئیں۔

(۱) تم ایک معمولی [illegible] کے آدمی تھے (۲) تم نے حلال طریق سے روٹی کمانے کے لیے [illegible] (۳) تم نے جنگ میں مہارت حاصل کرنے کے لیے فوج میں نوکری کی (۴) تم نے [illegible] کو قتل کیا [illegible] کی سزا پائی [illegible] کے [illegible] تھے [illegible] سلطنت کا [illegible] پیشاب خطا ہوتا تھا (۵) [illegible] بعد تمھاری غیرت [illegible] نظام [illegible] تم نے سلطنت کے ظاہری [illegible] آدمیوں کی جستجو کی [illegible] کے [illegible] تم نے [illegible] سلطنت [illegible] بادشاہ [illegible] دولت [illegible]

دو دستوں میں تقسیم کر دی۔ (۱۰) امان اللہ خان کی [illegible] جنھیں ناگوار ہوئیں۔ (۹) نہایت [illegible] کے ساتھ تم اور دوسرے قبائل کو چھوڑ کر اپنے [illegible] (۱۱) امان اللہ جب اپنے سے بہادر تخت دلانے والے کو مغلوب کر لیا (۱۲) امان اللہ خان جن باتوں کو تم ظلم سمجھ کے روشن دماغ بنا چاہتا تھا انھیں آج ہمارے میں اس سے بچی نام رکھ لیا اور پہاڑوں کی طرح اُسکی جان سے متعرض ہو رہے ہو اُسکے بعد جا کر زندہ جل جانے والا (۱۳) تم وزارت کی ترتیب میں مقلدی اور [illegible] صرف کر رہے ہو۔

سلطنت کی راہ سے بچے اپنے ارادے کی ترقی [illegible] تاریخ کی کتابوں میں بہت کم اشخاص نظر آتے ہیں۔ تم نے زمانہ حال کے اور شاہوں کا جن میں نادری اور [illegible] کا جز و زیادہ شامل ہو بہادری سے مقابلہ کیا اور اس اعتبار سے پرانے خود ساختہ [illegible] ترقی کرنے والوں کے کارنامے ماند کر دیے۔

میاں بچہ سقا ہمارے کے عیب جو [illegible] خوشامدیوں نے تمہارے اوصاف کا ذکر ہجو کے پیرایہ میں کیا ہے۔ سچ ہے نو نکٹوں میں ایک ناک والا نکو نکٹا ہو گیا ہو گا ؎

چشم بد اندیش کہ برکندہ باد
عیب نماید ہنرش در نظر

بات یہ ہے کہ یہاں بہادری کی قدر باقی نہیں رہی ہر ایک نامور آدمی خواہ چالاکی سے نام پیدا کرے اور درحقیقت وہ [illegible] میں بھرتا ہو ان خوشامدیوں کا معبود ہے۔ یہی حال نبی اسرائیل کا تھا ہمارے پیغمبر نے اپنی امت کو بھی نبی اسرائیل سے مشابہت دلائی ہے [illegible] نبی اسرائیل [illegible] جب خدا نے حضرت شموئیل علیہ السلام کو ایک جریب عنایت کی اور فرمایا کہ جس کے قد کی ناپ پر یہ جریب برابر آوے اسی کو نبی اسرائیل کا بادشاہ بناؤ تو حضرت طالوت [illegible] ثابت ہوئے۔ طالوت بیچارہ ایک غریب آدمی [illegible] کرتا تھا بنی اسرائیل نے اسے خلافت کی ٹکر سے رد کیا دیکھو قصہ قرآن میں موجود ہے میں زبان کو اس پر [illegible] نہیں کرتی اور [illegible] اسکی ہجو کرتے جس طرح آج تمہاری ہجو کی جاتی ہے وہ اسے بے صورت ہے۔ اسے ہوا ان پڑھ گنوار کا لونڈا ہے۔ دستخط نہیں کر سکتا۔ الگ ملا بناتا ہے۔ اُس نے پیغمبری کا دعویٰ کیا ہے یہ ہے وہ ہے؟

میاں بچہ سقا میں سچ کہتی ہوں کہ ان ہجو کرنے والوں کو تمہاری جان سے واسطہ ہے نہ تعلق ہے۔ کم بخت افسوس! ظاہری بصورتی سے کیا ہوتا ہے عقل کو خوبصورت ہے۔ بیسیوں ان پڑھ ہزاروں عالموں سے بہتر ہے اگر وہ عقل والا ہو۔ دستخط نہیں کر سکتے تو [illegible] بڑوں بڑوں کو [illegible] کی جیت [illegible] ہے۔ رہا پیغمبری کا دعویٰ تو یہ خالی خولی [illegible] اس افواہ کو عقل سے [illegible] نہیں [illegible] اپنے مذہب میں اتنی متعصب ہے کہ [illegible] گوارا [illegible] کہ کسی اسکی سرداری [illegible] شخص کیا [illegible] جو [illegible] میں بیٹھے ہوئے خبر سچ ہوئی تو آج [illegible] دن دور نہیں کہ [illegible] افغانستان تمہارے ساتھ ہو گا۔

الغرض بیٹا حبیب اللہ شکست اور فتح خدا کے ہاتھ ہے۔ اگر تم غالب آیا تو ٹھیک کہ تم غالب ہونے کا حق دار ہے۔ جرأت والے ہی کامیاب ہوتے ہیں [illegible] مغلوب ہوا تب بھی تیرا نام [illegible] دنیا تک قائم رہیگا لیکن غالب ہونے کی حالت میں بھی اگر وہ جو آج دور سے تجھے گالیاں دے رہا ہے تیرے قدموں دھو دھو کے پیے گا اسوقت میری نصیحت یاد رکھنا کہ [illegible] ہیں [illegible] اور [illegible] انھوں نے ہزاروں گھر [illegible] تباہ کیے ہیں۔ دوسری نصیحت یہ ہے کہ برطانیہ سے کبھی نہ بگاڑنا۔ تیسری نصیحت یہ ہے کہ ہندوستانی مسلمانوں [illegible] کا [illegible] کے [illegible] میں [illegible] چڑھا کے تجھ سے ملاقات کرنے اور قصیدہ خوانی کی اجرت مانگنے آئیں کبھی نہ ملنا۔

بس جا۔ اللہ تیری [illegible] میں [illegible] اور تیرے اعمال نیک ہو جائیں۔ [illegible]

الراقمہ سلمیٰ آرا بیگم

وہی پنچ مل خدا۔ خدا مل ہی پنچ

لارڈ ارون کی خاموشی اور شہنائی کا طباق

ایک شاعر صاحب جب کسی امیر کی [illegible] کرتے تو قصیدہ کے ساتھ ہی ایک سینی میں مٹھائی بھی پیش کرتے غالباً مطلب یہ تھا کہ شعر کی بدمزگی [illegible] ہمارے لارڈ ارون کے پاس شاعر ہے کہ نہیں ہیں آپ نے بھی ایک [illegible] ایک زائقہ پیدا کرنے کیلئے تھوڑی سی شیرینی پیدا کی ہے۔ خدا خیر کرے حافظ شیرازی فرماتے ہیں ؎

قند آمیختہ با گل نہ علاج دل ماست
بوسۂ چند بیامیز بدشنامے چند

[illegible] آنکالی [illegible] کے [illegible] لیکن شاہ ارون خود ہی مطلب کا عاشق ہے وہ [illegible] کا [illegible] ہے [illegible] دیکھتا ہے۔ وہ [illegible] کی [illegible] آگے رکھتا ہے [illegible] ایک ڈلی کھا کے [illegible]

برائے [illegible] فروخت کے ہے

سمن واسطے قرار داد امور تنقیح طلب

[illegible]

الراقمہ [illegible]
[illegible] حاکم [illegible]
[illegible]

بھاؤ ۲۰ روپے

خراب بادۂ لعل تو ہوشیار انند

یہی عاشق - ہم بھی عاشق، معشوق نا خواندہ کو کہتا
عاشق معشوق منتشر اسے ہم بھی محفوظ و حل عاشق
مطلب خواہش عاشق - اسکا معشوق تو ابھی ذات
میں ہے ہوا ہے کہیں پیدا ہوا نہیں - چاہے معشوق پیدا
کے تقاضے ہیں جو اس معشوق کے جو منہ آنکھ ہیے
جان بخش ہے ابھی ہمارے لیے پیام بھی ہے

برہما ایسا ہے بیا از لب جاناں آمد
یہ تو اس گرد ہے و نہ رسد کہ منہ اں آمد

ایک ہی چیز ارتش و نیل کا شمار ادل کر رہی ہے۔ خیر
جناب عطار صاحب آپکا شعر گرانی کے سو ان میں
شک بیر کے لیاق بہت مقدم رکھا ہو، تو بسم اللہ تشریف
رکھیے۔ جہاں تک وارد مجھ سے دیکھیے وردو سے

حاضر علی یاد دشا ے کہ آرزو خطا سے قسمت

آپ کے قصیدہ کی تشبیب شاہ افغانستان کی ہمت
انجام بیماری کے تذکرہ سے شروع ہوئی تھی اسکو ہم ترجیح
ہم داد نہیں دے سکتے قابل طرح دوستی مطلق
اور مشاکر تعلق ہے جس نے ایک ہے غیر فرماں روا کی
زندگی میں برکت عنایت کی - اسی تشبیب کا ایک حصہ
سنئے جیسے داسے اور مسٹر داس کی وفات پر اظہار
افسوس کا ہے - ہندو نوجوان دونوں کی وفات پر
اگر ملک افسوس کرتا ہے تو بجا ہے کیا سخن اسکے
اٹھ سے دو گل دے گل جہاں جاے اور فریاد
کرنے والے چمن گلشن سے دل لے پہنچے اہل ہوا پار
نہیں - بہکیں مل جاتی تو کہا جاتا کہ یہ بھی معلوم
ہو کہ ہم سب اسی کے بس میں ہیں لہٰذا مجبوری کا
نام صبر یا افسوس ہے - [illegible] آپ [illegible] ہیں
صاحب انتخاب آپ کے واسطے مناسب تر یہ تھا
کہ افسوس کے عوض ان عناصر کی تکمیل کا وعدہ
کرتے جو یہ دو قوم خدا سے مرتے اپنے ساتھ لے گئے۔
آپ کا افسوس ایسے ہی تکمیل کا افسوس ہے جیسے
سامنے قبیل بھری رکھی ہو اور سائل سے کہے کہ برکت
ہو - اللہ رزاق ہے - پھر اگر یہ دونوں کانگریسی
شخص زندہ رہتے تو کانگریس کا ساتھ دیتے - آپ
کانگریس کے ہمدرد نہیں ہیں اسے ہندوستان کی ترکی کا
اُسے ملک کے حق میں شاہ کی تصویر دکھلانے میں کوئی عذر
یوں کہیے کہ —

وہ ہو ر آشوب ہو د کرم فرمائے
دیر لیست کہ نشاط و عیش دیوانہ کی آید

واقعی آپ کا یہ شعر بھی صنعت تضاد کی صنعت میں لاجواب ہے
اس شاعر صاحب واہ واہ - مصرعہ کیا مصرعہ ہے
پھر ارشاد ہو۔

اسکے بعد افغانستان کی شورش میں نادر خاں کی
ہمت سے دست کشی کا اظہار ہے یہ شعر بھی خوب
ہے - اور یہ ہے - کیا استادانہ گرنشتی صرف زبانی
ہے - دیگراں ہم گفتہ اند مگر نہ چنیں - واقعی یہ
مدنا بہت ہے واسطے پرانی بھاری بھاروں کے
شعر پر عنایت ہو۔

اسکے بعد شاستری صاحب کی بے نتیجہ ہمدردی کی
توصیف ہے جس کا فائدہ ہندوستان کبھی نہ دیکھے گا
شاستری صاحب جنوبی افریقہ گئے - ان کی [illegible] نازل
کے کالے بھٹکے چیزیں ہیں [illegible] سیاہ [illegible]
کھوکھلا - ادھر ہندو والے اٹھ پڑے اور بیٹھے پیچ [illegible]
گرد پھرا نہ ہے —

بہ ورق خانہ خراب ہوں کہ عمر تعیش ہے ذکر کیا
جو لیا کسی نے نہ [illegible]

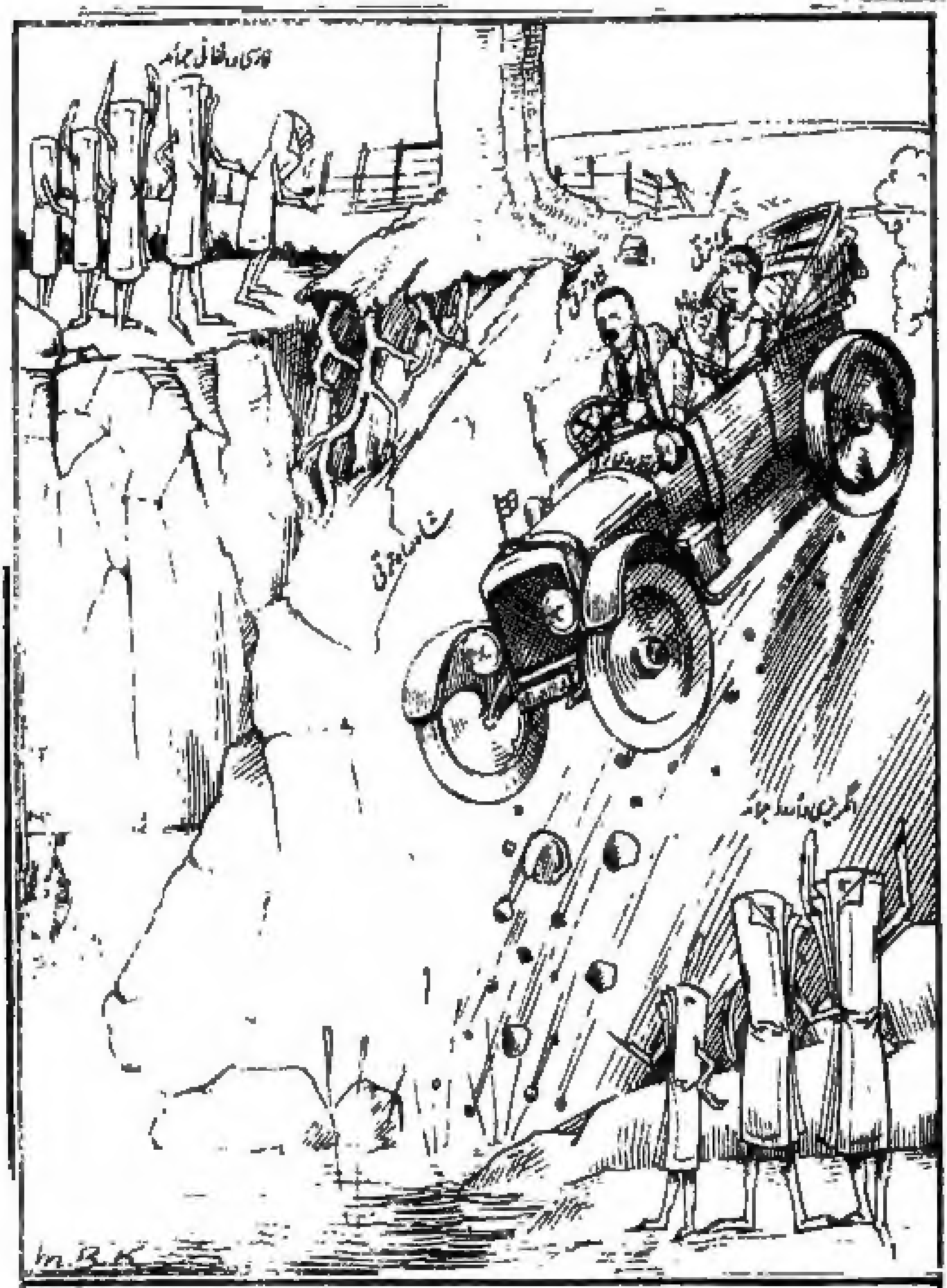
شاستری کی آہ جگت جس نادرے اور نقیہ [illegible]
کی تھی ہیں اور ہے [illegible] کی صنعت کیا
آپ کا یہ شعر بھی لاجواب ہے —

نہ ہم سمجھے نہ آپ آئے کہیں سے
پسینہ پوچھیے اپنی جبیں سے

کے وی ریڈی صاحب اگر کچھ کر گئے ہیں تو شاستری جیتا
شاستری صاحب سے ظاہر ہوا لہٰذا نہ شاستری
قابل ستائش ہیں نہ کے وی ریڈی صاحب جیسا
تو آپ کی حکومت ہی قابل داد نظر آتی ہے جو ایسے
بے نتیجہ اعمال کی داد چاہ ہو روپے ہی سے آسائش کی طرح
ہمیشہ سے قائل ہے -!!! مصرعہ کیا مصرعہ ہے
حاصل ہیں - رقص ہی و ذوق ہیں [illegible]
[illegible] کمیشن کیا سمن کہ کل شہرت ہے جو [illegible]
چاہے وہ رقوم میں [illegible] ہو سکتی ہے کچھ شعر [illegible]
اور کیا [illegible] دوسرے [illegible]
یہاں آکے [illegible] نہیں رکھا ہے جو [illegible]
حضرت سے

غم کہنے سے کچھ حاصل نہیں
اتحاد سکی تھا را دل نہیں

سیکڑوں کمیشن آئے مگر کوئی نتیجہ نہیں ہوا
[illegible] کہ جس [illegible] نظر آیا۔
حاصل شعر یہ ہے کہ اکثر شعراء وغیرہ اقبال کی طرح فرض
نہیں - کیسے انھیں داد دینی ہے اور مطلب لیتی ہے ..
...... لندن تک انکے صوبے مستثنیٰ [illegible]
ترجمہ ہو کر ہو چکے اور [illegible] جب [illegible] کے
پہنچے ہیں آپ بھی بڑے آدمی ہیں جب تک لندن کی
[illegible] کانگریس کے [illegible] ہو کہتے
ہیں وار داد [illegible] کرتے ہیں [illegible] والسرائے صاحب
کیا خوب شعر کہا ہے - پھر ارشاد ہو [illegible] تم تو
غضب کرتے ہو [illegible] سے جاتے۔
اسکے بعد آزاد ایرانیوں نے جو چار انجمن ایرانی حکومت
کے لیے قائم اس غرض سے کیں ہیں کہ [illegible]
رہا ہو لائحہ اور راست میں [illegible] فرق نہیں یا شاید
اظہار اس امر کا مقصود ہو کہ ہندوستان جو [illegible]
[illegible] اسکے حق میں [illegible] اسٹریلیا جنوبی افریقہ [illegible]
[illegible] جو اعادہ کر رہا ہے آپ [illegible] کے ساتھ
یہ چاروں قائم رہیں گی اس ایوان میں بولنے والا
[illegible] اس امر کا خیال رکھے [illegible]
[illegible] کو نہ بگاڑنا چاہیے - یہ علامت قیصر ہند کا
اُن کے تخت کے ساتھ وفاداری کی [illegible]
لیکن ہندوستانیوں کی گردن پر گرد گراں ہے۔
تاہم [illegible] شعر کیا مصرعہ کیا ہے آپ نے بھی اسکا جواب
[illegible] انگلینڈ
[illegible] !!! [illegible]
تھا اسی نرم [illegible] کے ہضم کرنے کی صلاحیت
[illegible]
چیز اسے کیوں نہ [illegible] سبحان اللہ سبحان اللہ۔
اسکے بعد [illegible] کمیشن کا تذکرہ [illegible]



ترقی معکوس یعنی تنزل مستحسن

فارسی و افغانی جرائد :- اے زہے ترقی ۔ اے خہے ترقی "

انگریزی و اُردو جرائد :- اے حضور سبحان اللہ ۔ اے خداوند فی امان اللہ ۔ اس سقوط پر ترقی نثار ۔ ول ڈن "

ہندوستانی ہر حال میں رعایا کی حیثیت رکھتے ہیں جب تک سوراج یا خود مختاری حاصل نہ ہو اور مساوات حاصل نہ ہوگی۔

پالمر صاحب نے بھی اسی طرح اپنی رائے ظاہر کی اور دیگر مقامات پر بھی اسی قسم کا اظہار کیا گیا کہ دہلی سے یہاں تک جو پبلک پبلسٹی ہیں ان کے مسئلے پر ڈیوک آف کناٹ کے ورود کی خوشی ہے۔ یعنی وہی قصیدہ اور خوشامد والا مسئلہ۔ اے حضرت واہ واہ واہ!!! کیا خوب استغفر اللہ۔ ہندو مسلمانوں کو نسل پھڑک اٹھے گی۔

ان منتخب اخبار کے جواب سب صاحبین ہند کے حضرت منطقی کے شعر پر داد دیتے ہیں۔ ماشاء اللہ خوب طرز کی ایسی نہیں نرالی کر کے چھاپی اور دعویٰ کیا ظاہر فرمایا ہے۔

یہ ہیں آج ہمارے سامنے گورنر جنرل کی حیثیت سے بیان دیتا ہوا اگر یہ یقین ہو کہ ہندوستان برطانیہ اس وعدے سے جو ۱۹۱۷ء میں کیا گیا تھا دست بردار ہو گئے ہیں۔

منطقی کی صنعتی دست اندازی وہ ہے کہ زمین سے آسمان تک ناپ لیں یعنی مرتبہ سائنس لی ہوا بھی پھیروں میں ضرب دیجئے تو شاید دسواں حصہ سیدان معانی کا طے ہو سکے۔

اگر یہ مقصد ہے کہ اپنے عہد میں اس وعدے کی تکمیل کی شرط لگا کر حضور رسالہ پیدا کیا ہے تو اس پانچ چار سال کی قلیل مدت میں ملک کا مسئلہ حل ہو جائے گا مگر ہندوستان پانچ سالہ سیاست مدن میں بالکل ہموار ہو جائے گی تو ماشاء اللہ ہم بھی کہیں گے۔

دعوائے خوب بہت دیگر بسیار ہے۔

اور اگر یہ مقصد ہے کہ کبھی نہ کبھی وعدہ ضرور پورا ہوگا چاہے تم ویسرائے ہندوستان میں رہتے ہوئے اس مدت پوری کریں مگر ہم اس وعدے پر یقین کرتے رہو تو ماشاء اللہ پھر بھی ہم سنا وعدہ صدقہ سلطان قیامت کو دیکھتے رہیں کہ ایک دن آئے گی ہندوستان اس وعدے پر ایمان رکھتا ہوا آگے جانے کے واسطے آسان ہے۔

ہندوستانیوں کے مسئلہ میں بس اسے کو مکمل کہتے ہیں کہ دیکھیں ہندوستانیوں کے بعد عمل ہو کہ پھر کوئی طرح پکا انسانی عمل کرے تب انھیں بھی امکان پر یقین ہو۔ وہ تو کا یقین کیا جاتا ہے نہیں ہیں۔ سو سے دوسرے باشندگان ہندوستان مشیت اور اعتقاد ہونے کے باوجود کسی بکسی طرح حضور نظر کے قائل ضرور ہیں۔ مر کے چلے جاتے ہیں۔ امید ہے یہ اعتقاد پختہ ہو جاتا ہے! امید والوں کا یہ حال ہے کہ جان سے ہاتھ اٹھانے پر بھی امید سے منھ نہیں موڑتے۔ ایک قصہ یہاں کا سن لو کہ ان کے یہاں کوئی مہمان آیا۔ مہمان آتے ہی میزبان کی طرح آدمی رہ گئی۔ ہائے کہاں سے کھلاؤں۔ بی بی پیچھے پڑی ہانڈی رکھو۔ ہانڈی میں پانی بھروا دو۔ نیچے اوڑ کے صحن میں آگ روشن کر دو۔ ہائے کمبخت مہمان کیوں یہاں آیا۔ بی بی صحن میں چھت کے پیچھے ہانڈی رکھی۔ میزبان کو اس وعدے کا یقین تھا کہ سال دو سال کے بعد یہ ہانڈی ضرور ابلے گی اور مہمان تک پہنچ کر ضرور چڑھ گا۔ بیچارے بھوکے آدمی کے گرد پکارتا رہے گی۔ زبان پر ہر وقت حسرت جاری تھا کہ یہ رہی ہنڈیا پکتے چولہے پر چڑھی ہے۔ استقلال اور ارادہ میں میزبان بھی ہم کم نہ تھا کہ اس نے پوری کارروائی دیکھی۔ کانوں میں بے دست کا زینہ بند کر دیا۔ کی گرمی کی وہ حالت تھی کہ میں ہر چیز جلاوہ حس جس نے دیکھو اس نے خیرہ کرو دم بجائی۔ شام تک یہ تماشا دیکھنے کے بعد انھوں نے بھی اپنے یقین کا اظہار شروع کر دیا۔ میزبان بولا۔ یہ رہی ہنڈیا پکتے چولہے پر چڑھی ہے۔ مہمان نے جواب دیا! ہم سے پوچھو تو ہم ابھی یعنی اب خیر و دو تک کا کھانے کے بعد جانے والا نہیں۔ آپ جو بیٹھے ہیں ایک ہانڈی کا ہے یہ اب سال بھر تک وہیں رہ سکیں گے۔

بہرحال منطقی لا جواب ہے۔ وہ حضور کیا کہنا۔ ذری پھر ارشاد ہو!!! مصرعہ کیا مصرعہ ہے۔ ٹھنڈے دل سے ہم نے آپ کی تقریر پڑھی مرحبا بیٹھ گیا۔ ماشاء اللہ ناشاء اللہ۔ استغفر اللہ۔ لاحول۔ ماشاء اللہ سبحان اللہ کیا خوب ارشاد فرمایا ہے۔

امید ہے کہ ہم ہندوستانیوں خیر خواہی پیش کرتے ہیں وہ امید وار کی صحابہ کرتے ہیں۔ امید امید امید یقین یقین یقین تسلیم تسلیم تسلیم رضا رضا رضا صبر صبر صبر۔ اے کعبہ کا ارشمیم نزدیک تری ادا

ہم فقر روحانی و دولت بیابانت
از زخم شکایات و رہم شکریم !!!
بس گوش کر نشد وہم بر زخم شکایات

رشد جانچ جو ہم کو صحت ہے تو معلوم ہو کہ انھوں نے اپنے ظاہر خیر یں معانی کے حسن پر خیال کی کشتی نہ کی۔

حکایت

بہت پہلے ہی ایک شخص کا قصہ لکھا ہوا ہے کہ جو تانا بانا بُنتا ہے۔ ان کے ہاتھوں نٹ پٹ گیا۔ اگلے کپڑا تاڑ کو ملا بیٹھ رہو آپ جانے مسافر کا گھر مسجد ہے۔ پیاسا مسجد کے دروازہ پر اپنی قسمت کو رو رہا تھا۔ اتنے میں ایک شخص پیادہ دوسرے نوجوان کے ساتھ اُدھر سے گزرے اور انھوں نے کا ڈرم پا شعلہ!

نوٹس قابل فروخت

مسمی اسٹے کرار دادا مع منقطع

(ڈگری نمبر [illegible])

مقدمہ نمبر [illegible] ۱۹۲۰ء

دالت منصفی بستی ضلع [illegible]

بنام

[illegible]

[illegible]

چونکہ کہ دس نے تمہارے نام ایک نالش بابت [illegible]

[illegible]

ادائی پیش کیا ۔۔۔ کا قطعی جہاں [illegible]

تم وغیرہ [illegible]

[illegible] تمہارے مسمی [illegible] نہیں ہوگا

[illegible]

دستخط حاکم عدالت [illegible]

روشنی میں اس نوجوان خوبصورت ساز کو دیکھ کر
دلہن کچھ رکی تھوڑی دیر غور سے دیکھنے کے بعد
بڑے میاں سے کہا میاں ساز ایک بات کہوں جو عرض
کی خواہش ہے۔ یہ لڑکا ایک نازنین کے ساتھ شب باش
اٹھا [illegible] و فریب سے بیر ہوتا متعلق فرش پر آرام
کرتا بہتر ہوتا اس سے کا [illegible] وعدہ کیا جاتا ہے
معاف کیجیے۔ ساز صاحب نے سب عرض کی کہ [illegible]
جناب آسان ہے مگر [illegible] کا سبب کیا ہے۔ [illegible]
نے کہا اس شخص کی لڑکی اس جوان کے ساتھ بیاہی گئی
جو میرے ہمراہ ہے۔ یہ جوان بھتیجا بھی ہے اور داماد بھی
یہ اپنی بی بی پر خفا ہوا اور غصہ میں طلاق بائن دے بیٹھا
مگر اب پچھتا رہا ہے کہ جورو کا عاشق تھا تم اتنی
مہربانی کرو کہ رات بھر کے لیے نکاح کر کے صبح کو طلاق
دے دو نقد مہر کی ضرورت نہیں مہر کے عوض طلاق [illegible]
اگر تم اپنے عہد پر قائم رہے تو پھر تمہیں [illegible]
ادا کرنے پڑیں گے۔ میاں ساز سوچے کہ پڑے [illegible]
لاحول [illegible] چلو یوں ہی سہی۔ بڑے میاں کے بھتیجے
صاحب دل میں ڈرے کہ رقیب رات بھر [illegible]
رہے گا کچھ ایسا کر کہ رنگ میں بھنگ ہو [illegible]
دل کا حال کہا۔ انا چھیلی بولی کہ یہ کوئی بات نہیں
[illegible] دلہن کے پاس پہنچی اور کان میں کہا [illegible]
بیگم دلہا تمہارے نئے دلہا کو جذام کی بیماری ہے
پھر وہاں سے ہٹ کے دولہا کو بھی جا کر کہا میاں
کہاں پھانسے۔ دلہن کو سفیدی کا عارضہ ہے۔

اے ہے کہیں ایسا نہ ہو
ساتھ عیش و عشرت سارے جنم

خلوت میں نئے دولہا رات کاٹنے کی غرض سے
سجادہ بچھا کر اور [illegible] مرغوب دعوت آیات کی تلاوت
کرنے لگے۔ دلہن نے کان لگا کر سنا تو [illegible]
[illegible] کی آواز ایسی سریلی ہو سکتی ہے [illegible]
[illegible] اٹھا کے دیکھا تو سبحان اللہ دولہا کا [illegible]
نہایت خوبصورت۔ چہرہ چاند کا ٹکڑا [illegible]
پر بہت غصہ آیا۔ ادھر نماز کا طول دولہا میاں کو
بہت کھلا کہاں تک [illegible]
ایک نظر دیکھ لو پھر کہاں ہم کہاں [illegible]

دلہن کا چہرہ جو اٹھایا تو منہ سے دوشالہ کھینچا۔ شمع اٹھا کے
شمع رخسار پر روشنی ڈالی [illegible] شمع کی روشنی
دھیمی پڑ گئی۔ دولہن نے کہا "[illegible]
ہو گئی؟"

دولہا بولے "دور رہنا تم مجذوم ہو"
دولہن: "مجذوم [illegible]"
دولہا: "خدا ہی جانے [illegible] آپ کے [illegible]
تجسس و تفتیش کی نگاہوں نے [illegible] کا جذبہ
آشکارا کر دیا۔ دونوں بیٹھے سکتہ میں رہ گئے۔

دائی کمبخت نے [illegible]
میاں [illegible] دلہن کے ساتھ [illegible]
[illegible] کھیل رہی ہیں۔ کامل کی [illegible]
[illegible] دولہا [illegible]
[illegible] میاں [illegible] دولہن [illegible]
[illegible]
[illegible] جب تک دونوں کو صبح میسر آئے [illegible]
دولہا نماز پڑھتے [illegible] دولہن انتظار کرے کی [illegible]
حال کھلے [illegible] کی روشنی میں نظارہ [illegible]
ہو چکی [illegible]
مسلمانوں کو ان [illegible] کی زبانی [illegible]
[illegible] دولہن کو [illegible] دولہا کے [illegible]
[illegible] رکھنے کے لیے [illegible] میں دونوں [illegible]
[illegible] حکایت میں [illegible] اور انتظار [illegible]
[illegible] حکایت [illegible] رات [illegible]
رات ہی بھر [illegible] دولہا دولہن کے [illegible]
ہو گئی کہ دونوں [illegible] اللہ [illegible]
[illegible] کتاب [illegible]
اپنے بھتیجے کو لے کے [illegible]
ساز [illegible] قاضی کے یہاں طلاق [illegible]
[illegible] بڑے میاں اور بھتیجے صاحب [illegible]
جب مگر دولہن اور دولہا کا [illegible]
دولہن کا آنچل۔ آخر دولہن نے [illegible]
دولہا کے ہاتھ میں [illegible]
قاضی کی [illegible]
[illegible] قاضی [illegible] طلاق [illegible]

[illegible] یہ سمجھتا تھا کہ [illegible]
[illegible] ہو گئی [illegible] صورت [illegible]
[illegible] کی [illegible] قاضی کی [illegible]
[illegible]
[illegible] بعض [illegible]
[illegible] دولہن [illegible]
[illegible] دولہا نے دولہن [illegible]
[illegible] دولہا [illegible]
[illegible] دولہا میاں کو [illegible] اور زبانی کہا کہ
آپ [illegible] غلام [illegible]
بھیجیے اور [illegible] کے قبضہ کیجیے۔

اللہ [illegible] بڑے میاں [illegible]
صاحب نے گردن جھکا کے بھتیجے سے کہا بیٹا اب
صبر کرو۔ [illegible] کیا [illegible]
ہو گئی۔ دونوں [illegible] کیا کر سکتا ہوں۔

المختصرات

[illegible] کا سلسلہ [illegible]
ایک ہفتہ [illegible] کیا کریں۔ [illegible]
المختصر [illegible] دوسری [illegible]
تیار ہوا ہے

ارادہ ہے کہ [illegible]
کا [illegible] اودھ پنچ کے ساتھ
شائع کریں [illegible] کی تاخیر
کو المختصر کر دے گی۔

[illegible]
[illegible] - [illegible]

جلد چہل و نہم

رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳

رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳
اودھ پنچ لکھنؤ

غذائے روح

معدن النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا میں گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کی طرح سروں کے محفوظ کرنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کا نذر پکڑ لینے کے قواعد سکھائے ہیں

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

تا حال موسیقی کے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی

مصنف نے

اساتذۂ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

تان سین کے عہد سے لیکے زمانۂ حال تک صدہا اساتذۂ فن کی گائکی ادا انکے گلے سے نقل کی ہوئی ذمرہ اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے

استاد محمد علی خاں

میاں تان سین کے آخری یادگار تھے صدہا راگوں کی ذمرہ اور ہوریاں اس کتاب میں انسے نقل کی گئی ہیں۔ لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے ہر ورق پر نہایت وضاحت سے ابتدائے کتاب میں لکھ دیے گئے اصول سے ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جس طرح کہ خود استاد تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایۂ ناز بھی آپ کو اس کتاب میں ملیگا فی الحقیقت مصنف نے ہزاروں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا [illegible] نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے استادوں کا سرمایۂ ناز اس میں موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ۔

محصول ڈاک بہرحال ذمۂ خریدار۔